

## 2593-زلنوں کی کثرت کا سبب

سوال

بہت سارے ممالک زلنوں کا شکار ہوئے ہیں مثلاً ترکی، مکسیکو، تائیوان، جاپان وغیرہ تو کیا یہ کسی چیز پر دلالت کرتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

سب تعریفات اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ پر حلپنے والوں پر درود وسلام ہو:

بلاشہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے فیصلے میں علیم و حکیم ہے، اور اسی طرح وہ شریعت اور احکام میں بھی علیم و حکیم ہے، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو چاہتے ہے اپنی نشانیوں کو پیدا فرماتا اور اسے اپنے بندوں کے تغییر اور ڈراور نصیحت و عبرت کا باعث بناتا ہے اور انہیں ان پر جو احکامات واجب کیے ہیں ان کی یاد دہانی کرنے کا باعث بناتا ہے، اور اسی طرح اس میں انہیں شرک سے بچنے کی تحریر اور اس بات کا اشارہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے حکم کی خلافت نہ کریں اور جس سے روکا گیا ہے اس کے مرتكب نہ ٹھریں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا جس کا ترجمہ یہ ہے:

{بِهِمْ تَوَلُّوْكُوْنَ كُوْدُرَانَےِ كَلِيْهِ نَشَانِيَاْنَ بَجِيْتَهِيْنَ}. الاصراء (59)۔

اور دوسرا مquam پر کچھ اس طرح فرمایا:

{عَقْرِيبٌ بِهِمْ اهْنِيْنَ اهْنِيْنَ نَشَانِيَاْنَ آفَاقَ عَالَمَ مِنْ بَهِيْ اور خُودَانَ کَيْ اهْنِيْنَ ذَاتَ مِنْ بَهِيْ دَكَاهِنَيْنَ گَيْ پِهَانَ تَكَ كَهْ انَ ظَاهِرَ ہو جَانَے گَا كَهْ حقَ یَہِيْ ہے، كِيَا آپَ كَے ربَ کا ہر چیز پر واقعَتْ اور اگاہ ہونا کافی نہیں}. فصلت (53)۔

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح فرمایا:

{آپ کہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو ہمدادے اور تمہارے ایک کو دوسرا کی ریاضی چھکا دے}. الانعام (65)۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے اپنی صحیح میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب یہ آیت نازل ہوئی :

{آپ کہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بیج دے})

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں تیرے چھرے کی پناہ میں آتا ہوں، {یا تمہارے پاؤں تلے سے}. تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اعوذ بوجہک میں تیرے چھرے کی پناہ میں آتا ہوں (صحیح بخاری (5/193)۔

اور ابویح اصحابی رحمہ اللہ نے ماجد رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر۔ (اپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی حذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے۔) میں سے نقل کیا ہے کہ یہ تم پر بھیج اور پھر اور آنہ میں بھیج دے۔ (یا تمہارے پاؤں تلے سے) انہوں نے کہا کہ نیچے سے زلزلہ اور زمین میں دھمانا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دونوں بہت سارے مالک میں جو زلزلے آ رہے ہیں وہ انہیں نشا نہیں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجویف دلاتا اور یادوںی کرتا ہے، یہ سب زلزلے اور دوسرے تکلیف وہ مصائب جن کا سبب شرک و بدعت اور معاصی و گناہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے :

(تمہیں جو کچھ مصائب پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کروٹ کا بدلہ ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) توبت سی باتوں سے درگزد فرمادیتا ہے)۔ الشوری (30)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا :

(تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے)۔ النساء (79)۔

اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کے متعلق فرمایا :

(پھر تو ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے وباں میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے مقرر ہوں کی بارش بر سائی اور بعض کو ہم نے زمیں میں دھنادیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں)۔ العنكبوت (40)۔

تو مکلف مسلمان وغیرہ پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اپنے گناہوں اور معاصی سے توبہ کرے، اور اپنے دین اسلام پر استقامت اختیار کرے اور ہر قسم کے گناہ اور شرک و بدعت سے بچے تاکہ اسے دنیا و آخرت میں ہر قسم کے شر سے نجات و عافیت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کے مصائب و بلایا دور کرے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی عطا فرمائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کہا ہے :

(اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پھر ہیزگاری اختیار کرتے تم ہم ان پر آسان وزمیں کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا)۔ الاعراف (96)۔

اور ایک جگہ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

(اور اگر یہ لوگ تورات و انجلیں اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ان کے پورے پاندرہ ہتھے تو یہ لوگ اپنے اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے)۔ المائدۃ (66)۔

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

(کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فخر ہو گے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آپنے اور وہ سور ہے ہوں، اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فخر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپنے اور وہ کھل کو دیں مصروف ہوں، کیا وہ اللہ تعالیٰ کی اس پڑھتے بے فخر ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پڑھتے نقصان اٹھانے والوں کے علاوہ اور کوئی بے فخر نہیں ہوتا)۔ الاعراف (97-99)۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ :

بعض اوقات اللہ تعالیٰ زمین کو سانس لینے کی اجازت دیتا ہے تو زمین میں بہت بڑے بڑے زلزلے بپا ہوتے ہیں، تو اس سے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں خوف اور خشیت الہی اور اس کی طرف رجوع، معاصری و گناہ سے دوری اور اللہ تعالیٰ کی جانب گریہ زاری اور اپنے کیے پر ندامت پیدا ہوتی ہے۔

جیسا کہ جب زلزلہ آیا تو سلفت میں سے کسی نے کہا:

تمہارا رب تمہاری ڈانٹ ڈپٹ کر رہا ہے، اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مدینہ میں زلزلہ آیا تو فرمانے لگے: لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں عظو و نصیحت کی اور کہنے لگے اگر یہ زلزلہ دوبارہ آیا میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ ابن قیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی۔

اس پر سلفت سے بہت بھی زیادہ اشارہ ممکنول میں۔

تو زلزلہ یا کوئی اور اللہ تعالیٰ کی نشانی مثلاً سورج و چاند گہن، اور سخت ترین آندھی اور بجول وغیرہ ظاہر ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ میں جلدی کرنی چاہیے اور اس کی طرف گریہ زاری اور اس سے عافیت کا سوال اور کثرت سے ذکر واذکار اور استغفار کی جائے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا اور انہوں نے سورج گر گہن کے موقع پر فرمایا کہ: اگر تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار میں جلدی کیا کرو۔

یہ حدیث کا ایک حصہ ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح (2/30) میں اور امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم (628/2) میں روایت کی ہے۔

اور اسی طرح اس وقت فقراء و مسالکین پر رحم کھانا اور ان پر صدقہ کرنا بھی مستحب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(رحم کرنے والوں پر اللہ و رحم بھی رحم کرتا ہے، زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان میں رہنے والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا)۔ سنن ابو داود (285/13) سنن ترمذی (6)۔ (43)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(رحم کیا کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا) مسند احمد (2/165)۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جور حم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا) صحیح بخاری (5/75) صحیح مسلم (4/1809)۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ زلزلے آنے لختے تو اپنے گورزوں کو حکم چاری کرتے کہ صدقہ و خیرات کرو۔

ہر برائی اور شر سے عافیت و سلامتی کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ولی الامر اور صاحب اقدار و سلطے بے وقوف اور برے لوگوں کو برائی سے روکیں اور انہیں حق پر لائیں اور اپنی رعایا میں شریعت اسلامیہ نافذ کریں، اور امر بالمعروف اور نهى عن المنکر کو ترویج دیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اس کا طرف را ہنمای کرتے ہوئے فرمایا ہے:

۱۔ مون مردو حورت آپس میں ایک دوسرے کے مددگار و معاون اور دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز کی پاپندی کرتے اور اور زکوٰۃ اور کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد حم فرمائے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ غلبہ اور حکمت والا ہے۔ (التوبہ: 71)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا:

جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی قوتیں والا بڑے غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پاندی سے نماز پڑھیں اور زکاۃ ادا کریں اور اچے کاموں کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔) انچ (40/41)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا:

(اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی بجلگے سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا اللہ سے کافی ہو گا)۔ الطلاق (3/2)۔ اس موضوع میں آپات توبت زیادہ ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی اپنے بھائی کی مدد اور تعاون کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد اور تعاون میں رہتا ہے) صحیح بخاری (98/3) صحیح مسلم (4/4)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہ بھی فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی مومن سے دنیاوی تکلیف کا ازالہ کیا تو اللہ تعالیٰ روزی قیامت اس کی تکلیف ختم کرے گا، اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں انسانی فرہم کرے گا، اور جس نے بھی کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت بندے کی مدد اور تعاون میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد اور تعاون کرتا ہے) صحیح مسلم (4/2074) اور اس طرح کی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کے گناہوں اور معاصی سے توبہ کرنے کی توفیق دے، اور سب مسلمان حکمرانوں کو بھی درست کرے اور ان کے ساتھ حق کی مدد فرمائے اور باطل کو ان کے ساتھ ذلیل و رسوایکرے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شریعت اسلامیہ نافذ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

انہیں اور سب مسلمانوں کو ہر قسم کی گمراہی اور فتنوں اور شیطان کی وسوسوں سے محفوظ رکھے بلاشہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے آمین یا پار بہ العالمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام اور قیامت تک ان کے طریقے پر حلقے والوں پر حتمیں پرسائے۔ آمین۔